ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوں تو انہیں ضرور دور کرنے کی کوشش کرو

جب کوئی امر سمجھ میں نہ آئے تو پوچھ لیا جائے مگر ذرا ذرا سی بات پر سوال کرنا بھی مناسب نہیں

"بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کو نکالتے نہیں اور پوچھتے نہیں جس سے وہ اندر ہی اندر نشوونما پاتا رہتا ہے اور پھر وہ اپنے شکوک و شبہات کے انڈے بچے دے دیتا ہے۔ اور روح کو تباہ کر دیتا ہے۔ ایسی کمزوری نفاق تک پہنچا دیتی ہے کہ جب کوئی امر سمجھ میں نہ آوے تو اسے پوچھا نہ جاوے اور خود ہی ایک رائے قائم کر لی جاوے۔ میں اس کو داخلِ ادب نہیں کرتا کہ انسان اپنی روح کو ہلاک کر لے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر سوال کرنا بھی مناسب نہیں۔ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ لاتسئلوا عن اشیاء اور ایسا ہی اس سے بھی منع کیا گیا ہے کہ آدمی جاسوسی کر کے دوسروں کی برائیاں نکالتا رہے۔ یہ دونوں طریق برے ہیں۔ لیکن اگر کوئی امر اہم دل میں کھٹکے تو اسے ضرور پیش کر کے پوچھ لینا چاہیئے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ اگر کوئی شخص خراب غذا کھا لے اور وہ پیٹ میں جا کر خرابی پیدا کرے اور اس سے جی متلانے لگے تو چاہیئے کہ فوراً قے کر کے اس کو نکال دیا جائے۔ لیکن اگر وہ اس کو نکالتا نہیں تو پھر وہ آلاتِ ہضم میں فتور پیدا کر کے صحت کو بگاڑ دے گی۔ جیسے ایسی غذا کو فوراً نکالنا چاہیئے اسی طرح جو بات دل میں کھٹکے اسے جلد باہر نکال دو......

بخاری کی پہلی حدیث یہ ہے انما الاعمال بالنیات۔ اعمال نیت ہی پر منحصر ہیں۔ صحتِ نیت کے ساتھ کوئی جرم بھی جرم نہیں رہتا۔ قانون کو دیکھو اس میں بھی نیت کو ضروری سمجھا ہے۔ مثلاً ایک باپ اگر اپنے بچے کو تنبیہ کرتا ہو کہ تو مدرسہ جا کر پڑھ اور اتفاق سے کسی ایسی جگہ چوٹ لگ جاوے کہ وہ بچہ مر جاوے تو دیکھا جاوے گا کہ یہ قتل عمد مستلزم سزا نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اس کی نیت بچے کو قتل کرنے کی نہ تھی۔ تو ہر ایک کام میں نیت پر بہت بڑا انحصار ہے۔ اسلام میں یہ مسئلہ بہت سے امور کو حل کر دیتا ہے۔

پس اگر نیک نیتی کے ساتھ محض خدا کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیا داروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد چہارم ۴۴۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ اگست سوا آٹھ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات بھی بے چینی رہی۔ اس وقت ٹانگ میں درد ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع

یکم ۲۔۳ نومبر ۱۹۶۳ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ یکم ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ناظمین اضلاع و علاقہ انصار کو اس میں کثرت سے شریک کرنے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں۔ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک اور نمائندگان کے اسماء ۲۰ اکتوبر تک بوساطت و منظوری مجلس عاملہ مقامی مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مبارک تحریکِ دعا

یکم اگست تا ۳۱ اگست

روزانہ تین مرتبہ درود۔ نماز تہجد۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں۔ (معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے متعلق اطلاع

گھوڑا گلی ۳ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل ۴ اگست کو گھوڑا گلی سے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

باہمی اتفاق اور محبت پیدا کرو کہ اس کے بغیر کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی

اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے تو تم بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ عفو و درگذر کا سلوک کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود ایک

صحیح طریق عمل

بیان فرمایا تھا اور وہ طریق عمل بیان فرمایا تھا جو کہ باقی تمام مذاہب کی تعلیم سے اعلیٰ اور ارفع اور اکمل ہے۔ مگر باوجود اس کے مَیں نے دیکھا ہے کئی لوگ اس قسم کے ہیں جو اس طریق کو چھوڑ کر اپنے لئے نئی راہیں اختیار کر لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے خود بھی دکھ اور تکلیف میں پڑتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ ہماری جماعت اب خدا کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہی ہے اور ایسے دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے جہاں کے لوگ پہلے ہماری جماعت کا نام بھی نہ جانتے تھے اور انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ دنیا میں کسی شخص نے

مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ

کیا ہے۔ انہیں جب یہ علم پہنچا تو اس کو پا کر انہوں نے اس پر غور و فکر کیا۔ بعض دفعہ اس کی مخالفت بھی کی۔ اس سے استہزاء بھی کیا لیکن آخر بعض کے دل خدا تعالیٰ نے کھول دئے اور وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ بات یہ ہے کہ دنیا کے دور دراز ممالک میں خود بخود سلسلہ

اپنے لئے آپ رستہ

بنا رہا ہے جس طرح دریا کا پانی جب چلتا ہے تو آگے سے آپ ہی رستہ بناتا جاتا ہے۔ انسانوں کے لئے سڑکیں تیار کی جاتی ہیں لیکن دریاؤں کے لئے رستہ نہیں بنایا جاتا۔ دریا پہاڑوں اور جنگلوں میں خود بخود رستہ بنا کر گذر جاتے ہیں۔ ان کے آگے جو کچھ آئے اسے خود بخود ہٹا لیتے ہیں۔ غرض جس طرح دریاؤں

کے لئے رستہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح سلسلہ احمدیہ کے لئے بھی تمام الٰہی سلسلوں کی مثالیں ہیں ان کی مشابہت میں اور ان کی مانند کسی رستہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ ہی آپ رستہ بنتا جاتا ہے اور جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ نئے ممالک۔ نئی بستیوں اور نئے براعظموں کے لوگ قبول کرتے جاتے ہیں اور جب کسی سلسلہ کی اشاعت مختلف بلاد میں ہونی شروع ہو جاتی ہے تو

تربیت کا پہلو

ہمیشہ کمزور ہوتا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاءؑ کے زمانہ میں ان کو ماننے والوں کا جو رنگ نظر آتا ہے وہ بعد میں نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ جماعت روحانیت میں کمزور ہو جاتی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جماعت ایسی جگہوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے جہاں تربیت پورے طور پر نہیں ہو سکتی۔ تربیت کرنے والوں کی ذمہ داریاں اتنی وسیع ہو جاتی ہیں کہ قریب کے علاقہ کی بھی پوری پوری نگرانی نہیں کی جا سکتی اس وجہ سے بعض لوگوں کی

تربیت میں کمی

رہ جاتی ہے اور نقص دور نہیں ہو سکتا۔ مخالفین کو ایسے لوگوں کے نقص تو نظر آ جاتے ہیں مگر ان ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی خوبیاں جن کی تربیت مکمل ہوتی ہے اور ان سے بھی اچھے ہوتے ہیں۔ جو ان کے آباؤ اجداد دکھلاتے تھے۔ نظر نہیں آتیں ان کی نیکی ناتربیت یافتہ لوگوں کی برائی کے نیچے چھپ جاتی ہے جیسے ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے اسی طرح کمزور لوگ جو تربیت سے پورا حصہ نہیں پاتے۔ اپنے نقائص سے باقیوں کی عمدہ حالت کو بھی پوشیدہ کر لیتے ہیں۔ پس

سب سے زیادہ

خطرہ کسی جماعت کے لئے اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کی کثرت ہو جاتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے معاملے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے شقاق اور تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ تھوڑے سے ہوتے ہیں تو چونکہ ان کے تعلقات دوسروں سے ہوتے ہیں اس لئے لڑائی جھگڑا اشقاق اور اختلاف دوسروں سے ہوتا ہے۔ اس وقت ان کی نظروں میں آپس کے عیب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ایسی حالت میں خواہ مخواہ انہیں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر جب امن ہو جائے تو بجائے دوسروں کی عیب گیری کرنے کے آپس کی عیب جوئی میں لگ جاتے ہیں جس طرح دوسرے سلسلوں کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی تھی اسی طرح ہماری جماعت کی ترقی کے ساتھ بھی یہ بات لگی ہوئی ہے۔ اور جس طرح دوسروں کو اس فتنہ کا مقابلہ کرنا ضروری تھا اسی طرح ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم بھی اس کا مقابلہ کریں۔ مَیں نے دیکھا ہے جو جماعتیں زیادہ پرانی ہیں اور جن کی تعداد زیادہ ہے اور وہ اپنے آپ کو امن میں سمجھتے ہیں۔ ان میں آپس میں

شقاق کے آثار

پائے جاتے ہیں لیکن جہاں کے لوگ مخالفین کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں اور جماعتیں نئی ہیں وہاں شقاق نہیں بلکہ محبت اور پیار ہے۔ جہاں جہاں بھی سستی پائی جاتی ہے چونکہ وہ لوگ کام کرنے کے تو عادی ہو چکے ہیں اس لئے اگر باہر کام نہیں کرتے تو آپس میں ہی لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیشہ سچی کامیابی روحانیت سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جس ایمان

کا نتیجہ آخر میں بگاڑ اور شقاق اور اختلاف ہو معلوم ہوا وہ حقیقی ایمان نہ تھا۔ اس میں کوئی عیب۔ کوئی کمزوری اور کوئی نقص ضرور تھا مَیں نے بہت وقت تحقیق کر کے دیکھا ہے۔ جتنے

جھگڑے اور اختلاف

ہوتے ہیں ان کی وجہ ایسی حقیر اور معمولی ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ عقلمند انسان کس طرح اس کی بنا پر جھگڑا پیدا کر سکتا ہے اور جب کوئی سمجھدار اور معاملہ فہم شخص اس جھگڑے کے فیصلہ کے لئے بھیجا گیا تو بہت جلدی اس کا خاطر خواہ فیصلہ ہو گیا۔ اس وقت وہی لوگ حیرت سے کہتے ہیں۔ بہت جلدی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ فیصلہ جلدی ہونے پر تعجب نہیں۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس معمولی سی بات پر لڑائی اور جھگڑا کیوں ہوا۔ بات یہ ہوتی ہے کہ جب ایک سمجھدار شخص اس معاملہ کو ان کے سامنے رکھتا ہے تو چونکہ وہ بہت معمولی ہوتا ہے اس لئے ان لوگوں کی فطرت اور عقل ان کو ملامت کرتی ہے کہ اتنی سی بات پر لڑائی جھگڑا کیا۔ اور ان کے دل صاف ہو جاتے ہیں اس وقت وہ سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں کہ معاملہ کا آسانی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ فساد اور لڑائی کا موجب بہت کمزور ہوتا ہے اور جب اس کی کمزوری بتا دی جاتی ہے تو فساد دور ہو جاتا ہے۔ بیسیوں واقعات جو میرے سامنے آتے ہیں ان میں شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہے جس میں حقیقی نقص نظر آئے۔ عموماً نہایت چھوٹی چھوٹی اور حقیر باتوں پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جو بڑھتا بڑھتا یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اکٹھے نماز بھی پڑھنا

چھوڑ دیتے ہیں آپس میں بولنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہوتا ہے اس بات کا کہ ایسے لوگوں نے اسلام کے مغز اور روح کو نہیں سمجھا ہوتا جو یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انسان اپنے بھائی کے قصور معاف کرے

عفو اسلام کا مغز اور روح ہے

سزا صرف شرعی طور پر جائز ہے۔ اور اس وقت جائز ہے۔ جب سزا کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ اور اس کے بغیر فتنہ پیدا ہوتا ہو لیکن نہایت عجیب بات ہے کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ اپنا حق لینا خواہ جبری طور پر ہی لینا پڑے اصل حکم ہے، حالانکہ اصل حکم عفو ہے۔ اسلام کہتا ہے جب انسان کسی پر رحم کر سکتا ہے عفو کر سکتا ہے تو معاف کرے۔ ایک موقعہ پر

اپنے حق کا مطالبہ

جائز ہوتا ہے۔ جبکہ فتنہ وفساد کا ڈر ہو مگر اس کے لئے بھی قواعد ہیں اور ان کی پابندی ضروری ہے۔ جب کوئی دیکھے کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور وہ اس میں بڑھتا جاتا ہے۔ تو اس کی طرف اوپر کے افسروں اور ذمہ دار لوگوں کو توجہ دلائے۔ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ہماری جماعت میں جہاں اس قسم کا کوئی معاملہ ہو، خلیفہ کو اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ فلاں نے مجھ سے یہ بدسلوکی کی ہے۔ جسے میں معاف نہیں کر سکتا۔ تب تحقیقات کی جائے گی۔ اگر قصور ثابت ہو گیا تو ضروری کارروائی کی جائیگی اور اگر جرم ثابت نہ ہوا تو بتا دیا جائے گا کہ جرم ثابت نہیں ہے۔

اگر اس طرح ہو تو کوئی فتنہ اور کوئی فساد کسی جگہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ ایک

درمیانی چال

چلتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو مقابلہ نہ کھو۔ اور دوسری طرف معاف نہ کرنا۔ یہ حد درجہ کی بزدلی ہے اور اس طرح معاملہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اگر کسی معاملہ کو کوئی معاملہ کو کوئی شخص چھوڑتا ہے تو پورے طور پر چھوڑے اور اگر نہیں چھوڑنا چاہتا تو چلائے۔ اس کا کیا مطلب۔ کہ اس بات کو دل میں تو رکھے اور منہ سے کہے میں نے اس بات کو جانے دیا۔ اس کا دل میں رکھنا بتاتا ہے کہ اس نے جانے نہیں دیا بلکہ

موقعہ کا منتظر

ہے کہ کب موقعہ ملے تو بدلہ لوں۔ مومن کو

ایک طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ یا تو معاف کر دینا چاہیئے اور یا پھر تحقیقات کے لئے ذمہ دار لوگوں کے سامنے لانا چاہیئے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں معاملہ معاف کر دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر وہ کبھی اس بات کو ذہن میں نہ لائے۔ اور سمجھ لے گویا وہ واقعہ ہوا ہی نہیں۔ لیکن

اگر معاف نہیں کرتا

تو اس کا فرض ہے کہ اسے چلائے جہاں تک کہ شریعت اجازت دیتی ہے۔ اعلیٰ افسر یا خلیفہ کے پاس اس بات کو پہنچائے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ یعنی نہ معاف کرتا ہے اور نہ آگے چلاتا ہے تو وہ مفسد ہے وہ پھوڑے کو چھپا کر رکھتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اپنے قصوروار بھائی کو معاف کرتا ہے بلکہ اس لئے کہ پیپ بڑھے اس طرح فساد اور زیادہ بڑھتا ہے۔ لیکن اگر انسان معاف کر دے تو فساد نہیں ہوتا۔ یا اگر معاف نہ کرے اور معاملہ کو چلائے تو بھی فساد نہیں ہوتا۔ کیونکہ اصل بات کھل جاتی ہے۔ لیکن ان دونوں طریقوں میں سے کوئی بھی اختیار نہ کرے تو وہ فسادی ہے تو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ میں نے فلاں بات کو اس لئے جانے دیا کہ فساد ہوگا۔ فساد تو اس طرح ہوگا۔

پس میں ایک تو دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں اگر ان کے دل میں سلسلہ کی محبت اور الفت ہے اور وہ سلسلہ کے خیرخواہ ہیں تو جب بھی ان کا آپس میں اختلاف ہو لڑائی ہو۔

ایک دوسرے کو معاف کر دیں

اور اگر معاف نہ کر سکیں تو اس معاملہ کو فیصلہ کے لئے پیش کریں۔ تاکہ اس کا تصفیہ ہو جائے ان دونوں صورتوں کے علاوہ اگر وہ تیسری صورت اختیار کریں گے تو یقیناً اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ فسادی ہیں اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکیں گے بلکہ سزا کے مستحق ہوں گے۔ لیکن دونوں باتوں میں سے بھی کوئی ایک اختیار کرنے والوں کو نصیحت کروں گا کہ

اسلام کا حکم

زیادہ تر عفو سے کام لینے کا ہے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ آپ میں عفو۔ نرمی، بخشش اور رافت تھی اور ہمیں فرماتا ہے کہ تمہارے لئے رسول اسوۂ حسنہ ہیں نمونہ ہیں۔

پس جو ہمارے لئے نمونہ ہے وہ جب عفو سے اور بخشش سے کام لیتا تھا تو ہمارا بھی

فرض ہے کہ جب کسی بھائی سے قصور ہو جائے تو اسے سزا دینے کے درپے نہ ہو، بلکہ جہاں تک ہو سکے

عفو اور درگذر سے کام لیں

مگر عفو اور درگذر کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ ڈر کے مارے سامنے تو کچھ نہ کہا اور دل میں اس پھوڑے کو پکاتے رہے۔ جو بھی بزدل ہوگا وہ یہی کرے گا۔ کہ دل سے بات نہ نکالے گا اور موقعہ تاڑتا رہے گا کہ جب نقصان پہنچا سکے اس وقت اس بات کو نکالے۔ اس سے اگر پوچھا جائے کہ جب یہ بات ہوئی تھی، اس وقت تم نے کیوں نہ بیان کی تو کہے گا کہ میں نے سمجھا کہ فساد ہو جائیگا ہم پوچھتے ہیں اگر یہی وجہ تھی نہ بیان کرنے کی تو پھر آج کیوں بیان کی۔ آج فساد نہیں ہوگا۔ پس جو شخص کسی بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھتا ہے۔ اور چھ ماہ یا سال کے بعد نکالتا ہے۔ وہ یا تو بزدل ہے اسے سامنے ہونے کی جرأت نہ تھی بزدلی کا نام اس نے عفو رکھ لیا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے اگر ایک نامرد کہے کہ میں عفیف ہوں یا ایک اندھا کہے میں حرص اور لالچ کی نظر سے کسی کے مال کو نہیں دیکھتا یا جس کے ہاتھ نہ ہوں وہ کہے میں نے کبھی کسی کو چپیڑ نہیں ماری۔ تو یہ اس کی کوئی خوبی نہ ہوگی۔ جس بات کی طاقت ہی نہیں۔ اس کے نہ کرنے میں خوبی کیسی۔ پس بزدل ہے وہ جو کہتا ہے میں نے فلاں کو معاف کر دیا۔ اس نے معاف کہاں کیا جبکہ دل میں اس بات کو رکھ لیا۔ ایسا آدمی یقیناً بزدل ہے۔ اور پھر شرارتی اور مفسد ہے۔

مومن کی شان

یہ ہے کہ یا تو وہ معاف کر دیتا ہے یا پھر معاملہ کو چلاتا ہے۔ بات کو ذمہ دار لوگوں کے ذریعہ چلانا شریعت کے خلاف نہیں۔ بلکہ دل میں چھپانا یا بزدلی سے ڈر جانا یہ شریعت کے خلاف ہے کہ بزدلی کا نام نیکی رکھا جائے۔ کیونکہ ایک تو یہ گناہ کیا۔ کہ دل میں ایک بات کو رکھا، اور پھر دوسرا گناہ یہ کیا کہ اسے نیکی قرار دیا۔ اس طرح

دوہرا جرم

ہوگیا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ دو طریقوں میں سے ایک طریق اختیار کر لیا کریں۔ یعنی اگر وہ کسی کو معاف کرنا چاہیں تو معاف کر دیں۔ اور اگر معاملہ کو پیش کرنا چاہیں تو پیش کریں۔ مگر پیش کرنے والوں کے متعلق پھر میں نصیحت کروں گا کہ جہاں تک ہو سکے عفو سے کام لیں۔ کیونکہ محبت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک عفو

سے کام نہ لیا جائے۔ دیکھو ہم اللہ تعالیٰ سے کیا چاہتے اور کس سلوک کی توقع رکھتے ہیں۔ یہی کہ معاف کرے۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہی امید اور توقع ہے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ

خدا تعالیٰ کے بندوں سے

ہم بھی ایسا ہی سلوک کریں۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے قصور معاف نہیں کرتا۔ اور ہر غلطی پر گرفت کرتا ہے تو اس کا کیا حق ہے کہ خدا تعالیٰ سے عفو کی امید رکھے۔ کیا خدا تعالیٰ اس سے نہ پوچھے گا کہ تم نے میرے بندوں کے چھوٹے چھوٹے قصور معاف نہ کئے۔ تو میں تمہارے

بڑے بڑے گناہ

کیوں معاف کروں۔ مگر وہ جو اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرتا ہے۔ جب خدا کے حضور پیش ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ کہے گا تم نے انسان ہو کر انسانوں کے قصور معاف کئے۔ پھر میں خدا ہو کر کیوں تمہارے قصور معاف نہ کروں۔

پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے تو تمہارا بھی فرض ہے کہ

لوگوں کے قصور معاف کرو

اگر اس نصیحت کو جماعت کے سب لوگ مان لیں تو تمام فتنے دور ہو سکتے ہیں اور وہی محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کا پیدا کرنا اسلام کی غرض ہے۔ تم لوگ اس وقت اسلام کی نازک حالت کو دیکھو۔ مخالفین کی کثرت اور ان کے سمجھوتے کو دیکھو اور اپنی جانوں پر رحم کر کے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دل صاف کرے۔ ان سے ہر قسم کا بغض نکال دے۔ اور ایک دوسرے کی سچی محبت پیدا کرے جو مومن کا خاصہ ہے۔

انصار اللہ اور ہفتہ شجرکاری

جملہ مجالس اور اراکین مجالس ہائے انصار اللہ سے استدعا ہے کہ وہ سرکاری ہفتہ شجرکاری کو جو کہ ۲ سے ۸ اگست تک منایا جا رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز ہفتہ کے اختتام پر اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ قیادت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

قائد ایثار

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

(سہ ماہی رپورٹ)

- مختلف مقامات پر موثر تبلیغ • تعلیمی ادارے • اخبار "ٹروتھ" کی اشاعت • درس قرآن مجید
- عربی کلاس • ریڈیو پر تقاریر • اشاعتِ لٹریچر • یونیورسٹیوں اور اہم لائبریریوں کے لئے کتب • اخبارات میں مضامین • اہم موضوعات پر لیکچر
- معزز مہمانوں کی آمد • لیگوس اور کانو میں ڈسپنسریوں کا قیام
- کالجوں میں جمعہ کی نماز کا اہتمام

(محترم نوری محمد صاحب سیفی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اس عرصہ میں نائیجیریا میں تبلیغ و تربیت کا کام پانچ پاکستانی مبلغین نے سرانجام دیا۔ مکرم حاجی فیض الحق صاحب شمالی نائیجیریا میں۔ برادرم مولوی رشید الدین صاحب مشرقی نائیجیریا میں۔ برادرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مغربی نائیجیریا میں۔ برادرم مولوی فیروز محی الدین صاحب قریشی عربک سکول میں اور خاکسار لیگوس میں اپنے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

شمالی نائیجیریا

شمالی علاقہ بہت وسیع ہے اور بعض وجوہات کی بناء پر اس علاقے میں ایک عرصہ تک ہماری ترقی کی رفتار نسبتاً کم رہی ہے لیکن اب کچھ عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف نئے افراد کثرت سے جماعت میں شامل ہونا شروع ہو گئے ہیں بلکہ اندرونی طور پر بھی جماعت کی مضبوطی ترقی پر ہے۔

مشرقی نائیجیریا

مشرقی نائیجیریا میں ہم نے حال ہی میں نیا مشن کھولا ہے۔ گذشتہ سال نائیجیریا کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا تھا کہ مرکز سے درخواست کی جائے کہ بلا تاخیر ہمیں مشرقی نائیجیریا میں مشن کھولنے کے لئے ایک مبلغ مہیا کیا جائے خط و کتابت کے ذریعہ اور بعض لوگوں سے ذاتی ملاقات کے نتیجہ میں وہاں مشن کھولنے کے حالات سازگار ہوتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ مرکز نے غانا سے برادرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کو نائیجیریا تبدیل کر کے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ چوہدری رشید الدین صاحب سے مشرقی نائیجیریا میں ...... مشن کھلوا دیا جائے۔

مغربی نائیجیریا

مغربی نائیجیریا میں ہمارے سب سے زیادہ مشن ہیں اور یہاں کے مشنوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیداری بھی زیادہ ہے۔ اس حلقہ کے مشنری انچارج مولوی بشیر احمد صاحب شمس ہیں۔

مولوی فیروز محی الدین صاحب قریشی ...... (مغربی نائیجیریا) میں متعین ہیں جہاں جماعت کی تربیت کے علاوہ احمدیہ ریلیجس ٹریننگ سنٹر کے انچارج ہیں انہوں نے خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں طالب علموں کو عربی زبان اور مذہبی مسائل سے اچھی طرح واقف کرا دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ تبلیغ میں بھی پورے انہماک سے حصہ لیتے ہیں جس کا نہ صرف غیروں کو بلکہ احباب جماعت کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔

لیگوس

خاکسار لیگوس میں مقیم ہے جہاں سے جملہ مشنوں اور سکولوں کی نگرانی کی جاتی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ اخبار ٹروتھ شائع کیا جاتا ہے۔ لیگوس مشن کے لئے ہر روز صبح قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی اذان تک قرآن کریم اور عربی کی کلاس لگتی ہے جس کے لئے Mr. Hamza Oru نہایت جانفشانی اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ اس کلاس میں بچے۔ نوجوان اور بوڑھے سبھی حصہ لیتے ہیں عشاء کی اذان سے نماز تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔ سوالوں کے جواب دئے جاتے ہیں اور لوگوں کو اپنی تبلیغی کوششوں کو دوستوں کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات دوست اپنے مفید مشورے بھی پیش کرتے ہیں جن سے حتی الامکان استفادہ کیا جاتا ہے۔

ریڈیو پر تقاریر

سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں خاکسار کو گیارہ دفعہ ریڈیو پر نشر کرنے کا موقعہ ملا۔ ہر ماہ ایک دفعہ جمعہ کی نماز (اور خطبہ) ہماری مسجد سے نشر ہوا۔ دو دفعہ خاکسار نے ریڈیو پر سننے والوں کے مذہبی سوالوں کے جواب دئے اور دو دفعہ ایک اور احمدی دوست نے۔ ان کا نام Mr. S. Olatunde ہے۔ ایک دفعہ عید کے موقعہ پر سفارتی نمائندوں اور اماموں کے ساتھ ریڈیو پر مسلمانوں کو پیغام دینے کا موقعہ ملا اس کے علاوہ تلاوت اور مختلف موضوعات پر تقاریر کا موقع ملا۔ ایک دفعہ مشن کی گذشتہ چھ ماہ کی کارگزاری پیش کرنے کا بھی موقع ملا۔ دو دفعہ مسٹر ناصر نکلسکی نے بھی ریڈیو پر نشر کیا۔ ایک دفعہ تو ان کا انٹرویو براڈ کاسٹ کیا گیا اور دوسری دفعہ ان کی تقریر جس کا موضوع تھا "یورپ میں اسلام" اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں پروگرام نہایت کامیاب رہے اور ان سے احمدیت کی خوب تبلیغ ہوئی۔

اشاعت لٹریچر

اس عرصہ میں ہم نے دو پمفلٹ ایک (مسیح کشمیر میں) اور دوسرا (باہمی اتحاد) چار چار ہزار کی تعداد میں شائع کر کے سارے نائیجیریا میں تقسیم کئے۔ "باہمی اتحاد" میرے ایک ہفتہ واری کالم کا مضمون تھا جو مکرم و محترم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب کی تحریک پر الگ پمفلٹ کی صورت میں چھپوایا گیا۔

اخبارات

لیگوس کے ایک روزانہ اخبار اور کانو کے ایک روزانہ اخبار میں ہر جمعہ کے روز خاکسار کا ایک ایک مضمون چھپتا رہا۔ ان مضامین سے نہ صرف پڑھنے والوں کو اسلام کے متعلق واقفیت حاصل ہوتی ہے بلکہ خدا کے فضل سے مشن کا بھی چرچا ہوتا ہے اور لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ احمدیہ مشن ہر رنگ میں مسلمانوں کی خدمت کر رہا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اخبار میں تدفین کے متعلق خاکسار کا انٹرویو شائع ہوا دراصل اس مضمون پر اخبار والوں نے عیسائی اور مسلمان لیڈروں کے خیالات کو یکجا پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس میں خاکسار کو بھی خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔

لیکچر

خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہر ماہ پبلک ہال میں ایک لیکچر ہوتا رہا۔ پہلا لیکچر مکرم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب نے دیا جس کا عنوان تھا اسلام ہی دنیا کی مشکلات کا حل پیش کر سکتا ہے۔

دوسرا لیکچر خاکسار نے دیا تھا۔ خاکسار کے لیکچر کا عنوان "روزوں کا سماجی پہلو" تھا۔

تیسرے لیکچر کے موقعہ پر ایک فنکشن منعقد کرایا گیا جس میں جماعت کے چار نوجوانوں نے اس موضوع پر تقاریر کیں کہ اپنے ملک کی کس رنگ میں بہترین خدمت کی جا سکتی ہے۔

ان لیکچروں میں اپنی جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب، کالجوں کے طلباء اور مسلمان نوجوانوں کی سوسائیٹیوں کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر حسب ضرورت اپنا لٹریچر اور اخبار ٹروتھ بھی لوگوں کو پیش کیا جاتا رہا۔

میٹنگز

خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں براڈکاسٹنگ ایڈوائزری کمیشن۔ کونسل آف مسلم سکول پروپرائٹرز اور مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاسوں میں شرکت کی۔ بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہونے کی حیثیت سے بورڈ کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

پارٹیاں

جن پارٹیوں میں شرکت کی ان میں سے ایک پارٹی State Home میں اور ایک پاکستان ہائی کمیشنر کے دولتکدہ پر منعقد ہوئی۔ State Home والی پارٹی میں ملک کے تمام حصوں سے آئے ہوئے چیدہ چیدہ لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ ریڈیو اور اخبارات میں ہفتہ واری مضامین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کا حلقہ واقفیت کافی وسیع ہے۔ اکثر لوگ تو میرے ساتھ بات شروع کرتے ہی کہہ دیتے ہیں کہ آپ کا نام سیفی تو نہیں۔ یہ آواز تو ہم نے ریڈیو پر سنی ہوئی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے +

(باقی)

قسط نمبر ۵

تحریک پچیس ۲۵ لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں اس تحریک کے تمام پہلوؤں پر پوری پوری روشنی ڈالی تھی۔ اس پیغام کے مکمل اقتباسات اسی موجودہ سلسلہ مضامین میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہ اسباب بھی بیان فرمائے تھے۔ جن کی وجہ سے ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں پہنچ سکی۔ اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کمی کا علاج بھی تجویز فرما دیا تھا۔ لیکن چونکہ اس پیغام کے الفاظ مختصر ہیں۔ اسلئے بعض عہدہ دار اس پیغام کے صحیح مفہوم کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ بلکہ بعض جماعتوں کی طرف سے تو ایسے مطالبات آتے رہتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے عین الٹ ہوتے ہیں چونکہ کسی جماعتی مہم میں اس وقت تک مکمل جلد اور مکمل کامیابی کی توقع نہیں سکتی جب تک جماعت کے تمام احباب مل کر ایک ہی سمت میں زور نہ لگائیں۔ اس لئے خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے ہی اس پیغام کی تشریح اور توضیح کر رہا ہے۔ تاہم سب اپنے نفسوں کی رائے کی غلطیوں سے محفوظ رہ کر پورے شوق اور جوش سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ ہدایات پر عمل کر سکیں اور اس طرح جلد از جلد پچیس لاکھ روپے سالانہ کی منزل کو پہنچ جائیں

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی کمی کا جو علاج تجویز فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے کہ

"میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔"

۳۔ سب سے پہلے نادہندوں کے متعلق مقامی جماعتوں کی ذمہ داری کو لیجئے۔ کیونکہ جماعتوں میں جو سب سے زیادہ خطرناک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں وہ اسی ذمہ داری کے متعلق ہیں۔ بہت سے عہدیدار نادہندوں کو اپنے بجٹوں میں شامل کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ جب ان نادہندوں سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔ تو پھر انہیں کسی جماعت کے بجٹ میں شامل کر کے اس کے سوا اور کیا نتیجہ ہوگا؟ کہ خواہ مخواہ اس جماعت کے بقایوں میں اضافہ ہو کر اس جماعت کی بدنامی کا موجب بنے اور اس طرح مقامی عہدہ داروں کی دلشکنی ہو۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایک دوست نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ "بجٹ بنانے کے متعلق ہمیں آزادی دی جائے۔ تاکہ جن لوگوں سے ہمیں وصولی کی امید ہو۔ ہم ان کا نام ہی بجٹ کے فارم پر لکھیں۔ جو نادہند ہیں اور جن سے ہمیں ان سے وصولی کی امید نہ ہو۔ ان کا نام ہم درج نہ کریں۔ بقایا رہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ نادہندوں کا نام تو ہوتا ہے۔ مگر وہ چندہ نہیں دیتے۔"

۴۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"ایک دوست نے بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک تجویز یہ پیش کی تھی۔ کہ جو دوست چندہ دینے میں سست ہیں۔ ان کو الگ کر کے جماعتوں کا بجٹ تجویز ہونا چاہیئے۔ ان کی اس بات کا ناظر صاحب بیت المال نے بھی جواب دیا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں یہ ایسی بات ہے کہ جس کے متعلق مجھے بھی کچھ کہنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قسم کی اجازت دی جائے۔ اور جماعتوں کو یہ کہا جائے۔ کہ وہ سست لوگوں کے نام اپنی جماعت میں شمار نہ کیا کریں۔ اور انکو مستثنیٰ کر کے بجٹ تجویز کیا جائے

تو یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگی

اگر ہر وہ شخص جو جماعتوں کو کمزور دکھائی دے۔ اس کا نام کاٹنے کی انہیں اجازت ہو تو آج اگر ایک سست ہے تو کل دو سست ہو جائیں گے۔ پرسوں تین سست ہو جائیں گے اور اترسوں چار سست ہو جائیں گے۔ اس صورت میں تو ان کا بجٹ اگر آج چار سو روپیہ کا ہے۔ تو اگلے سال ساڑھے تین سو روپیہ کا رہ جائیگا اور اس سے اگلے سال تین سو کا۔ کیونکہ ہر دفعہ وہ کہیں گے کہ اتنے آدمی چونکہ اور سست ہو گئے ہیں اس لئے اب کی دفعہ ہم نے ان کو بھی شامل نہیں کیا۔ پھر سوال یہ ہے کہ اگر کمزور لوگوں کو الگ کر کے وہ چندہ بھجواتے ہیں۔ تو اس میں ان کی خوبی کونسی ہے یہ تو مفت کی نیکنامی حاصل کرنیوالی بات ہے۔ جو دینا ہے۔ وہ تو خود بخود دے رہا ہے۔ اس میں تمہاری کونسی خوبی ہے کہ تم اس فخر کو اپنی طرف منسوب کرو۔ × × × × × ×

پس یہ طریق بالکل غلط ہے اور جماعت کے لئے سخت مضر ہے۔ اس سے نہ صرف جماعت کسی ترقی کی مستحق نہیں رہ سکتی بلکہ اس کے افراد میں ترقی کی بجائے تنزل کے آثار پیدا ہو جائیں گے اور جب کمزوروں کے نام جماعت کی لسٹ میں سے کاٹ دئے جائینگے۔ تو ان کی اصلاح کا خیال جاتا رہے گا اور آہستہ آہستہ ان کا ایمان بالکل ضائع ہو جائے گا۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۲۰-۱۲۱) (باقی)

اذکروا موتکم بالخیر

محترمہ عنایت بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

(مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی ہیڈ کلرک دفتر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ)

محترمہ عنایت بیگم صاحبہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرابت داری کے علاوہ حضور کی صحابیہ ہونے کا بھی شرف حاصل تھا کی وفات کی خبر الفضل کے کالموں میں اس سے قبل گذر چکی ہے۔ اذکروا موتکم بالخیر کے حکم کے مطابق عاجز بھی ان کا ذکر خیر کرتا ہے

مرحومہ کے والد بزرگوار مرزا غلام قادر صاحب آف لنگروال ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے مرحومہ کی شادی مرزا محمد علی صاحب آف قادیان سے ہوئی مگر شادی کو ابھی چند ہی سال گزرے تھے کہ مرزا محمد علی صاحب عنفوان شباب میں ہی ۱۹۰۳ء میں وفات پا گئے اور اس طرح اپنے پیچھے ایک جوان بیوہ اور دو یتیم بچے (مرزا نذیر علی و مرزا نذیر علی صاحبان) چھوڑ گئے۔ اس فیملی کی اس وقت مالی حالت اچھی نہ تھی مگر اس کے باوجود مرحومہ نے جس صبر و استقلال اور تقویٰ و طہارت کے ساتھ اپنی بیوگی کا لمبا زمانہ گزارا وہ احمدی مستورات کے لئے ایک نہایت ہی نیک مثال ہے انہوں نے اپنے بچوں کی ہر ممکن عمدہ تربیت کی اور اپنے حالات کے مطابق انہیں مروجہ تعلیم دلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان کے بڑے لڑکے مکرم مرزا نذیر علی صاحب صدر انجمن احمدیہ کی ایک لمبا عرصہ خدمات بجالانے کے بعد گزشتہ سال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔

مرحومہ نہایت ہی اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں اور اپنے سینہ میں ایک نڈر اور فیاض دل رکھتی تھیں اور صحیح درجہ ایمانی جرأت کی مالک تھیں جھوٹ اور غیبت سے انہیں قطعی نفرت تھی جو بات کہنی ہوتی صاف صاف کہہ دیتی تھیں محلہ کی تمام احمدی غیر احمدی اور ہندو سکھ خواتین پر ان کا خاصا رعب تھا جس کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ان سب کی دکھ درد کی شریک حال تھیں پردہ کی سخت پابند تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند اور اپنے ہمسایوں کی ہمدرد اور غمگسار تھیں۔

قادیان سے ہجرت کرنے پر ان کے خاندان کے افراد مختلف شہروں میں جا کر آباد ہو گئے مگر مرحومہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو محبت تھی وہ انہیں ربوہ کی تعمیر کے ابتدائی سالوں میں ہی نئے مرکز سلسلہ میں لے آئی اور پھر یہیں کی ہو رہیں۔ ویسے تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے سبھی افراد سے پیار تھا مگر حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے اور ان کے اہل و عیال سے بے حد محبت رکھتی تھیں بعلاوہ روحانی رشتہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے قرابت داری کے لحاظ سے مرحومہ کے تعلقات جہاں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے تھے وہاں ان کے تعلقات حضرت تائی صاحبہ مرحومہ (اہلیہ حضرت مرزا غلام قادر صاحب برادر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے بھی تھے مگر انہوں نے چونکہ ایک لمبے عرصہ تک بیعت نہیں کی تھی (انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضور علیہ السلام کے الہام "تائی آئی" کو پورا کیا تھا) اس لئے مرحومہ جب بھی ان سے ملتیں تو وہ ان کے احمدی ہونے پر بہت ہی جز بز ہوا کرتی تھیں مگر مرحومہ نہایت ہی خندہ پیشانی سے ان کی ہر قسم کی زجر و توبیخ کو گوارا کرتی تھیں مگر حضرت اقدس علیہ السلام کی شان مبارک کے خلاف کبھی کوئی بات سننا پسند نہ کرتی تھیں جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو مرحومہ کو بے حد خوشی ہوئی کہ الحمد للہ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے"

ان واقعات سے ان کی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور سلسلہ کے لئے غیرت کا پتہ چلتا ہے۔

ملکی تقسیم تک مرحومہ کی صحت بہت اچھی تھی مگر یہاں آ کر انہیں پیہم صدمات سے دوچار ہونا پڑا جو برداشت نہ کر سکیں اور صحت یک لخت ایسی گر گئی کہ چلنا پھرنا ہی بند ہو گیا مگر ایسی حالت میں بھی ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہیں اور صبر و استقامت سے اپنی تکالیف بیماری کو برداشت کرتی رہیں اور بالآخر قریباً چوراسی سال کی عمر کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں اور اس طرح نہ صرف ان کا خاندان بلکہ ہم لوگ بھی جن سے وہ خاص محبت رکھتی تھیں اور ایک شفیق اور غمگسار ماں کی دعاؤں سے محروم ہو گئے جملہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار محمد عبد اللہ قریشی قادیانی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تربیتی اجتماعات

نظامت انصار اللہ کوئٹہ وقلات کا اجتماع

نظامت انصار اللہ کوئٹہ قلات (سابق بلوچستان) کا پہلا سالانہ اجتماع ماہ رواں میں کوئٹہ میں منعقد ہوگا۔ ایسے تمام انصار اللہ صاحبان جو کوئٹہ سے باہر سابق بلوچستان میں کسی جگہ ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اسماء اور اپنے ڈاک کے پتہ سے مجلس انصار اللہ کوئٹہ کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمادیں۔

میاں بشیر احمد۔ مسجد احمدیہ۔ شارع فاطمہ جناح۔ کوئٹہ

مطلوبہ اطلاع موصول ہونے پر تمام انصار صاحبان کو اجتماع کے متعلق تفصیلی پروگرام سے بذریعہ انفرادی خطوط سے مطلع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(محمد اسحٰق مہتمم عمومی برائے ناظم اعلیٰ انصار اللہ۔ کوئٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مردان کی دوسری تربیتی کلاس

از ۱۰ر اگست تا ۱۳ر اگست

مجلس خدام الاحمدیہ مردان کے زیر انتظام طلباء کی رخصتوں کے پیش نظر از ۱۰ اگست تا ۱۳ر اگست تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ یہ کلاس مسجد احمدیہ تکیہ گنج مردان میں منعقد ہوگی۔ اس میں مربیان سلسلہ پشاور کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مولانا غلام باری صاحب سیف نے ازراہ نوازش شرکت منظور فرمائی ہے۔ ضلع مردان کے خدام کے لئے خصوصاً اور باقی تمام خدام کے لئے عموماً شرکت کا زریں موقع ہے۔ قیام وطعام کا انتظام مقامی مجلس کے ذمہ ہوگا۔ حسب موسم کے مطابق بستر اور نوٹ لینے کے لئے پنسل اور کاپی ہمراہ لائیں۔

(خاکسار شیخ مشتاق احمد۔ قائد مردان)

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع شیخوپور کا تربیتی اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۶-۱۷ر اگست ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہورہا ہے جس میں تمام ضلع کے اطفال کو ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ لہٰذا تمام ناظمین مربیان اطفال الاحمدیہ اپنے اپنے اطفال کو بیک وقت جمعہ سے قبل مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں پہنچ جائیں۔

(محمد اسلم فاروقی قائمقام مہتمم اطفال مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ بی ای ڈی کلاس

گورنمنٹ کالج آف ری ویلیوایسٹرس فار پرائمری ایجوکیشن لائلپور۔ درخواستیں ۶؍۸؍۶۳ تک۔ فارم واپسی لفافہ بھیجکر۔ شرائط: ڈگری ۱؍۹؍۶۳ کو عمر کم از کم ۱۹ (پ۔ ٹ ۲؍۸؍۶۳)

۲۔ داخلہ سی ٹی کلاس

گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور۔ درخواستیں ۲۰؍۸؍۶۳ تک۔ فارم واپسی لفافہ بھیجکر۔ شرائط: ایف اے / ایف ایس سی عمر ۱؍۹؍۶۳ کو کم از کم ۱۹۔ (پ۔ ٹ ۲؍۸؍۶۳)

۳۔ سی ایس ایس امتحان

سینٹرل سپیریر سروسز امتحان ۱؍۱۰؍۶۳ کی بجائے ۲؍۱۰؍۶۳ کو شروع ہوگا۔

(ناظر تعلیم) پ۔ ٹ ۲؍۸؍۶۳

زیر ترتیب کتاب

"تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر"

چندروز ہوئے الفضل کے کسی گذشتہ پرچے میں زیر ترتیب کتاب "تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر" کے بارے میں اولڈ بوائز اور دیگر متعلق اصحاب سے مفید تجاویز اور نمایاں دینی۔ جماعتی۔ علمی۔ قومی اور ملکی خدمات سرانجام دینے والے اولڈ بوائز کے اسماء اور مختصر کوائف وغیرہ بھجوانے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ اب احباب کی آگاہی کے لئے اُس کی "ترتیب" کا خاکہ پیش کیا جارہا ہے اس طرح احباب کو اپنی آراء زیادہ واضح شکل میں بھجوانے میں آسانی رہے گی۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہوگی۔

۱۔ سکول کے قیام کی غرض وغایت } حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے سلسلہ کے سکول کی غرض وغایت کے بارے میں ارشادات

۲۔ سکول ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں (۱۸۹۸ - ۱۹۰۸)

۳۔ سکول ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہد مبارک میں (۱۹۰۸ - ۱۹۱۴)

۴۔ سکول ۔ خلافت ثانیہ کے دور سعید میں (۱۹۱۴ تا حال)

(i) قادیان میں ۱۹۱۴ - ۱۹۴۷

(ii) چنیوٹ میں ۱۹۴۷ - ۱۹۵۲

(iii) ربوہ میں ۱۹۵۲ تا حال

} ان ابواب میں سکول کی تربیتی ۔ علمی اور ادبی سرگرمیوں کے کوائف اعداد وشمار نتائج خاص واقعات اہم تقاریب ممتاز شخصیات کی آمد کے بارے میں حالات درج کئے جائیں گے

۵۔ دارالاقامہ (بورڈنگ ہاؤس) ——— ایک مختصر سا خاکہ دیا جائے گا اور نمایاں فیچر

۶۔ صدر معلّمین } اس باب میں ان اصحاب کا تعارف کرایا جائیگا۔ جنہیں ۱۸۹۸ سے اب تک ہیڈ ماسٹر کے طور پر اس سکول کی خدمات سرانجام کا موقع ملا ہے۔

۷۔ بعض ممتاز اساتذہ } اس باب میں ان اساتذہ کرام کے اسماء گرامی مع مختصر حالات محفوظ کئے جائیں گے جنہوں نے سکول کی نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

۸۔ بعض مایۂ ناز طلبہ } اولڈ بوائز جنہوں نے دینی۔ جماعتی۔ قومی۔ ملی۔ علمی اور ملکی خدمات نمایاں طور پر سرانجام دی ہیں یا دے رہے ہیں

۹۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن } مختصر کوائف ہسٹری اور تنقیدی جائزہ

۱۰۔ طلباء کے نام } اس اپیل میں سکول کے طلبہ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف دردمندانہ الفاظ میں توجہ دلائی جائے گی۔

اس تحریری مواد کے علاوہ مرتب نے اس کتاب کو متعدد تصاویر۔ ضروری نقشہ جات اور بعض معلومات افزاء گراف سے بھی مزین کرنے کی سکیم تیار کی ہے اولڈ بوائز اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی گرانقدر آراء مفید تجاویز اور ممتاز اور مایۂ ناز اولڈ بوائز کے اسماء اور مختصر کوائف نیز سکول کی تقاریب سے تعلق رکھنے والی نایاب تصاویر کا ۱۵ر اگست ۱۹۶۳ء تک انتظار کیا جائے گا۔ امید ہے متعلقہ اصحاب توجہ فرمائیں۔ یہ بھی ایک قومی خدمت ہے۔

مواد کی ترسیل کے لئے پتہ:۔ "تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر" معرفت ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(ہیڈ ماسٹر:۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا مکرم چوہدری عبدالحمید خاں صاحب صحابی کا گھڑ جی پریذیڈنٹ جماعت چک ۲ ٹی ڈی اے کی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ عبدالمومن ربوہ

۲۔ میری نانی جان اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب قلات تقریباً دو ہفتے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے ماموں جان کاروبار کے سلسلہ میں پریشان ہیں انکے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الحکیم بخاری بنت سید محمود احمد کوئٹہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ عام ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۱۳۴ میں آمنہ بی بی بنت میاں عطاء اللہ مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن محلہ غریب کالونی اڈہ ہوائی جہاز منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ کوئی زیور ہے میرا حق مہر -/۵۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ اس کے علاوہ میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو یا جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے میں اپنے بچوں کے گھر رہتی ہوں اور وہی میرے اخراجات خوراک وغیرہ برداشت کرتے ہیں میرا خاوند جو کہ غیر احمدی تھا فوت ہو چکا ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کروں تو اتنی رقم بوقت وفات میرے حصہ جائداد کی رقم میں سے منہا کر دی جائے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ آمنہ بی بی بنت میاں عطاء اللہ مرحوم ساکن غریب کالونی منٹگمری ۱۱/۱۲/۶۲ گواہ شد حکیم عبدالواحد کارکن اصلاح و ارشاد ربوہ۔ تحریر کنندہ۔ گواہ شد عبد اللطیف ساکن غریب کالونی منٹگمری (داماد موصیہ) گواہ شد محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری

مسل نمبر ۱۷۱۰۸ میں انجم آرا زوجہ شیخ ناصر احمد ظفر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن 915 پیر الٰہی بخش کالونی کراچی نمبرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۱۹ تولہ، بینڈ طلائی ۲ ایک عدد وزنی ۲ تولہ ٹکہ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ۱/۲ ۳ تولہ، تالیس طلائی ایک جوڑی وزنی ۱/۲ ۳ تولہ ۴۔ بالیاں طلائی دو عدد وزنی ۱۰ ماشے جملہ وزن ۲۹ تولے ۴ ماشے قیمت -/۳۲۷۵ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیور ات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ انجم آرا۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمد کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۱۰۹ میں ناصر احمد ظفر ولد شیخ محمد احمد مظہر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن 915 پیر الٰہی بخش کالونی کراچی نمبرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک پلاٹ ۲۳/۱۸ بلاک ۱/۸ ۲۰۰ مربع گز فیڈرل ایریا بی سکیم کراچی میں واقع ہے اس کی قیمت -/۱۶۰۰ روپے ہے اس پلاٹ کی تین اقساط -/۱۲۰۰ روپے ادا کر چکا ہوں باقی ایک قسط -/۴۰۰ روپے کی واجب الادا ہے اس کے ادا کرنے کے بعد یہ میری واحد ملکیت ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے -/۴۰۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ناصر احمد ظفر۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۲۸/۴/۶۳

مسل نمبر ۱۷۱۱۰ میں ہدایت اللہ خان ولد سرور خان صاحب قوم محمد زئی افغان۔ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بیس گھماؤں اراضی زرعی واقعہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور اس کی مالیت چالیس ہزار روپے ہے اور میں اس کا واحد مالک بلا شرکت غیرے ہوں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مندرجہ بالا زمین کے علاوہ اگر کسی اور ذریعہ سے آمدنی پیدا کروں تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ العبد ہدایت اللہ خان ولد سرور خان محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء۔ گواہ شد ریاض احمد باجوہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم ناصر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۱۱ میں برکت اللہ منگلہ ولد رائے غلام محمد صاحب قوم منگلہ پیشہ تعلیم و تدریس عمر ۱/۲ ۲۲ سال بیعت ۵۵-۱۹۵۴ء ساکن چک ۱۶۱/۱۷ شمالی ڈاکخانہ ریلوے سٹیشن سوہاگہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں اور میری منقولہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی تفصیل جائداد ایک عدد گھڑی قیمتی -/۴۰ روپے نقد -/۱۶۰ روپے میزان کل -/۲۰۰ روپے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۶۳ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد۔ برکت اللہ منگلہ۔ گواہ شد محمود احمد صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد محمد یحییٰ سیکرٹری مال حلقہ نیلا گنبد لاہور۔ ۱۹/۲/۶۳ء

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۶؍اگست صدر محمد ایوب خان نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج کے بھاری اجتماع پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان پر حملہ ہوا تو حملہ آور کو دندان شکن جواب دیا جائے گا اور اسے پیچھے دھکیل دیا جائے گا آپ نے کہا بھارت کی فوجی تیاریاں چین کے خلاف نہیں بلکہ ان کا مقصد پاکستان اور ایشیا کے دوسرے چھوٹے ملکوں کو غلام بنانا ہے صدر نے انکشاف کیا کہ حکومت مغربی ملکوں سے دفاعی معاہدوں سے الگ ہونے اور چین سے سمجھوتہ کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے علاوہ ازیں مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جا رہا ہے۔

• ماسکو ۵؍اگست۔ امریکہ روس اور برطانیہ نے ایٹمی اسلحہ کے تجربوں پر جزوی پابندی لگانے کے معاہدے پر دستخط کر دیئے یہ معاہدہ فضا خلا اور سمندر کے نیچے ہونے والے تجربوں کے بارے میں ہے، اور زیر زمین تجربے اس کے دائرہ عمل میں نہیں آتے اس معاہدے کی پانچ دفعات ہیں اور اسے ۲۵ جولائی کو ماسکو میں آخری شکل دی گئی تھی تینوں ملکوں نے اس معاہدے کے ذریعے عہد کیا ہے کہ وہ ایٹمی تجربوں پر مکمل پابندی عاید کرنے کے معاہدے کی کوشش شروع کر دیں گے۔ یہ معاہدہ تخفیف اسلحہ کی طرف پہلا قدم سمجھا جاتا ہے تخفیف اسلحہ کے لئے کوششوں کا آغاز ۱۸ برس پہلے ہوا تھا اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے اندر اور باہر بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

• منیلا ۶ اگست۔ ملایا انڈونیشیا اور فلپائن اس تجویز پر متفق ہو گئے ہیں کہ ۳۱؍اگست کو وفاق ملائشیا قائم ہو جائے لیکن اس سے پیشتر اقوام متحدہ کی وساطت سے شمالی بورنیو اور سراوک کے عوام کی رائے معلوم کر لی جائے کہ وہ وفاق ملائیشیا شامل ہونے کے خواہاں ہیں یا نہیں ان تینوں ملکوں کے سربراہوں تنکو عبدالرحمن صدر سوکارنو اور صدر میکاپگال نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل سے درخواست کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ دونوں علاقوں کے لئے مبصرین کی ٹیمیں بھیجیں جو ان علاقوں کے عوام سے ان کے مستقبل کے بارے میں رائے طلب کریں انڈونیشیا ملایا اور فلپائن کو اس موقع پر اپنے مبصر بھیجنے کا حق حاصل ہوگا۔

• راولپنڈی ۶؍اگست شیخ خورشید احمد وزیر قانون نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ رائے دہی کمیشن کی رپورٹ کے بارے میں حکومت کا مقصد خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یہ رپورٹ ایوان کے اس اجلاس میں پیش کر دی جائے گی اور ایوان کو اس پر پوری طرح بحث کرنے کا موقعہ دیا جائے گا

• لاہور ۶؍اگست۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے کہا ہے کہ صوبائی کابینہ میں کوئی اختلاف نہیں نہ فی الحال کوئی ردوبدل کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ میں وحدت مغربی پاکستان کا پرجوش حامی ہوں اور میرا یہ جزو ایمان ہے

• راولپنڈی۔ ۶؍اگست حکومت پاکستان نے دوسرے ملکوں میں زرمبادلہ کمانے والے پاکستانیوں کا انہا روپیہ پاکستان بھیجنے پر تیس فیصد بونس دینے کا فیصلہ کیا ہے انہیں بونس سکیم کے تحت تجارت اور سرمایہ کاری کی سہولتیں بھی حاصل ہوں گی

ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ کچھ عرصے سے مختلف بیرونی ملکوں مثلاً برطانیہ سعودی عرب۔ کویت ایران ملایا اور برما وغیرہ میں کام کرنے والے بہت سے پاکستانی حکومت سے درخواست کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنی آمدنی سے جو روپیہ پاکستان بھیجتے ہیں اس پر بھی بونس سکیم کے تحت بونس دیا جائے اس کے علاوہ حکومت سے یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں اجرت پر کام کرنے والے پاکستانیوں کو بونس سکیم کے تحت تجارتی سرمایہ کاری کی سہولتیں بھی دی جائیں۔

• راولپنڈی ۶؍اگست۔ حکومت پاکستان نے سرکاری ملازموں کے لئے لباس مقرر کر دیا ہے ایک سرکاری اطلاع کے مطابق یہ لباس حسب ذیل ہوگا،

۱۔ پوری آستین والی بش شرٹ اور پتلون، ہلکے رنگ کا سوٹ یا شیروانی اور شلوار (گرمیوں میں پاجامہ)

۲۔ شیروانی اور شلوار (پاجامہ) یا سردیوں میں لونج سوٹ۔

تقریبات میں یہ لباس پہننا ہوگا۔

• بیرون ملک:۔ صرف قومی لباس یعنی شیروانی اور شلوار یا پاجامہ اور جناح کیپ یا قراقلی ٹوپی اندرون ملک:۔ لونج سوٹ جو سردیوں میں گہرے رنگ کا ہو۔ جناح کیپ یا قراقلی ٹوپی (۲) شیروانی جو سردیوں میں سیاہ رنگ کی ہو جناح کیپ یا قراقلی ٹوپی یا پگڑی۔ جوتے اور جرابوں کا رنگ ملتا جلتا ہو۔

• پشاور ۶ اگست۔ افغانستان کے نامزد سفیر مسٹر ہاشم میوندوال نے کل پاکستان میں داخل ہونے کے بعد کہا کہ میں دونوں ملکوں تعلقات مزید استوار کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کروں گا مسٹر میوندوال طورخم کے مقام پر قبائلی ملکوں سے بات چیت کر رہے تھے نامزد افغان سفیر کے ہمراہ کراچی میں افغان سفارت خانہ کے اول سیکرٹری اور عملہ کے دیگر ارکان بھی تھے۔

• لندن ۶ اگست بھارت کی سیاسی اور غیر سیاسی تنظیموں کی طرف سے چین کے خلاف پروپیگنڈہ کی مہم تیز کر دی گئی ہے یہ تنظیمیں اس پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ چین زبردست تیاریاں کر رہا ہے اور وہ عنقریب بھارت کے سرحدی علاقہ پر حملہ کرنے گا بھارتی ہائی کمشنر بھی اس سلسلہ میں خاصے سرگرم عمل دیکھے گئے ہیں وہ برطانوی حکام سے متعدد مرتبہ ملاقات کر کے ان پر چینی خطرہ کی اہمیت واضح کر چکے ہیں۔

• راولپنڈی ۶؍اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر میکناگھی صدر ایوب خان سے ملاقات کے لئے کل کوئٹہ پہنچیں گے جہاں وہ صدر کی خدمت میں حکومت امریکہ کی ایک یادداشت پیش کریں گے۔

• لاہور ۶ اگست مغربی پاکستان کے تمام دریا معمول پر بہہ رہے ہیں ماسوائے سندھ کے جس میں کالا باغ اور تونسہ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے اور جہاں پانی کا اخراج بالترتیب ۲لاکھ ۳۰ کیوسک اور ۲۳۵،۰۰۰ کیوسک ہے مٹھن کوٹ میں سیلاب درمیانہ درجہ کا ہے اور پانی بڑھ رہا ہے۔

• بہاولپور ۶؍اگست۔ مغربی پاکستان کے وزیر صحت سید احمد نواز گردیزی نے کہا ہے کہ کنونشن مسلم لیگ ملک بھر میں اور خاص کر پسماندہ علاقوں میں سماجی بہبود کے کام شروع کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ کے سماجی بہبود کے کام رضاکارانہ طور پر پایۂ تکمیل تک پہنچائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو ہر وقت حکومت کی آس لگائے نہیں رہنی چاہیئے بلکہ اپنی مدد آپ کے جذبہ کے تحت تعمیری کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیئے۔

مری ۵؍اگست۔ راولپنڈی مری کشمیر روڈ کے ۲۴ ویں میل پر لگاتار بارشوں کے باعث پل ۲۳/ ۲۴ ٹوٹ گیا ہے۔ جس سے ٹریفک معطل ہو گئی ہے۔

• کراچی ۶؍اگست۔ چیف الیکشن کمشنر نے مشرقی پاکستان سے قومی اسمبلی کی دو اور صوبائی اسمبلی کی چھ خالی نشستوں کے ضمنی انتخابات کا پروگرام شائع کرا دیا ہے۔ قومی اسمبلی کی خالی نشستوں کا انتخاب ۱۳؍اکتوبر کو اور صوبائی اسمبلی کی خالی نشستوں کا انتخاب ۲۰؍اکتوبر کو ہوگا۔

• راولپنڈی ۶؍اگست قومی اسمبلی میں جمہوری گروپ، حکومت اور حزب اختلاف کے بعض ارکان کی طرف سے فلموں کی سنسر شپ سے متعلق بل کو پیش کرنے کے انداز کے خلاف بطور احتجاج ایوان سے واک آؤٹ کر گیا۔ اسلامی جمہوری گروپ کے ڈپٹی لیڈر مولوی فرید احمد نے ایوان میں اعلان کیا "ہم اس قانونی دفعہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے" انہوں نے مزید کہا کہ یہ بل قومی سرمایہ کے مجرمانہ ضیاع کے مترادف ہے اور اس کا مقصد صرف چند افراد کو فائدہ پہنچانا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے صوبائی اختیارات سلب ہو گئے ہیں لہذا اسلامی جمہوری گروپ اس بل پر بحث میں کوئی حصہ نہیں لے گا۔

• پشاور ۶؍اگست۔ صدر ایوب خان کے افسر تعلقات عامہ جناب شیر محمد کو افغانستان میں پاکستان کا ناظم الامور مقرر کیا گیا ہے۔

• نئی دہلی ۶؍اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ اور نام نہاد کشمیر سازش کیس میں ماخوذ دوسرے ملزمان کو جموں سنٹرل جیل سے کٹھوعہ جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ جموں کے ایڈیشنل سیشن جج ایم کے ٹکو نے نام نہاد کشمیر سازش کیس کی سماعت ۱۲؍اگست تک کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

• کوئٹہ ۶؍اگست۔ میلاد النبیؐ کی تقریبات کے سلسلہ میں کوئٹہ کے میلہ میں ہفتہ کی شام کو ٹیلی ویژن پر قوالی نعت اور قرأت کا پروگرام پیش کیا گیا۔ کوئٹہ ڈویژن کے ایڈیشنل کمشنر جناب حاجی محمد صدیق نے قرأت کے مقابلہ میں جیتنے والوں کو انعامات پیش کئے۔

• لاہور ۶؍اگست۔ حکومت مغربی پاکستان نے سابق شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے قبائلی علاقوں کی ترقی کے لئے۔ صوبائی میزانیہ میں مختص کردہ رقوم کو سست رفتاری سے استعمال کرنے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سرحدی علاقوں کی ترقی کے لئے مقرر کردہ خاص کمیٹی کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اور اسے ہدایت کی گئی ہے کہ آئندہ اس سست رفتاری کو ختم کرنے کے لئے موزوں قدم اٹھائے جائیں۔

• کراچی ۶؍اگست۔ جنرل پراویڈنٹ فنڈ کے حسابات میں نقائص کے بارے میں سرکاری ملازمین کی روز افزوں شکایات کے پیش نظر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے شعبہ ایفیشنسی آرگنائزیشن اینڈ میتھڈز (او اینڈ ایم) ونگ نے حال ہی میں پراویڈنٹ فنڈ کے حسابات میں نقائص کے اسباب کی تحقیقات کی ہے اور اس سلسلہ میں جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں فنڈ کے حسابات میں نقائص دور کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اور حسابات کو درست کرنے کے طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے ان تجاویز پر وزارت مالیات عملدرآمد پر غور کر رہی ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عبدالسلام جوان دنوں لندن میں ہے بیمار ہے۔ اس کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

عبدالقیوم

سابق ہیڈ ماسٹر۔ ربوہ

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲)